20219 ـ نماز میں امامت کا زیادہ حقدار کون ہے ؟

سوال

نماز میں امامت کا زیادہ حقدار کون ہے ؟
میری خواہش ہے کہ جواب قرآن و احادیث کے دلائل پر مشتمل ہو .
دوسرا سوال:
کیا اذکار کے دوران " الا اللہ " کہنا جائز ہے ؟ اور اس ذکر کا معنی کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

لوگوں میں امامت سب سے زیادہ امامت کا حقدار وہ شخص ہے جو نماز کے احکام کا عالم اور قرآن مجید کا حافظ ہو.

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لوگوں کی امامت وہ کروائے جو قرآن مجید کا سب سے زیادہ قاری ہو اور اگر وہ اس میں سب برابر ہوں تو پھر سنت کو سب سے زیادہ جاننے والا شخص امامت کروائے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1530).

" سب سے زیادہ قاری " بہترین قرآت مرادا نہیں، بلکہ اس سے مراد کتاب اللہ کا حافظ ہے، اس کی دلیل عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے جس میں ہے کہ: چنانچہ میں سب سے زیادہ کلام ۔ یعنی قرآن مجید ۔ کا حافظ تھا، گویا کہ وہ میرے سینہ میں قرار پائے ہوئے تھا، اور جب فتح مکہ ہوا تو لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے، اور میرے والد بھی اپنی قوم کے ساتھ مسلمان ہو گئے، جب وہ واپس آئے تو کہنے لگے:

اللہ کی قسم میں تمہارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے حق لایا ہوں، چنانچہ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس وقت اتنی نماز اور اس وقت اتنی نماز ادا کرو، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایك شخص اذان کہے اور تمہاری جماعت وہ کرائے جو شخص سب سے زیادہ حافظ قرآن ہو، چنانچہ انہوں نے دیکھا کہ میرے علاوہ کوئی اور زیادہ قرآن کا حافظ نہیں، کیونکہ میں قافلوں کو ملتا اور ان سے قرآن یاد کیا کرتا تھا، چنانچہ انہوں نے مجھے امامت کے لیے آگے کر دیا، جبکہ اس وقت میری عمر ابھی چھ یا سات برس تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4051).

ہم نے یہ اس لیے کہا ہے کہ وہ نماز کے احکام کا علم رکھتا ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے اسے نماز میں کوئی مسئلہ پیش ہو مثلا وضوء ٹوٹ جائے، یا کوئی رکعت رہ جائے اور اسے اس سے نپٹنا بھی نہ آئے، جس کی بنا پر وہ غلطی کر بیٹھے اور دوسروں کی نماز میں بھی نقص پیدا کرے، یا اسے باطل ہی کر بیٹھے.

سابقہ حدیث سے بعض علماء کرام نے استدلال کیا ہے کہ امامت کے لیے اسے آگے کیا جائے تو زیادہ سمجھ رکھتا ہو، اور فقیہ ہو.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

امام مالك اور شافعی اور ان کے اصحاب کا کہنا ہے:

حافظ قرآن پر افقہ جو زیادہ فقیہ ہو مقدم ہے؛ کیونکہ قرآت میں سے جس کی ضرورت ہے اس پر تو وہ مضبوط ہے، اور فقہ میں سے اسے جس چیز کی ضرورت ہے اس میں مضبوط نہیں، اور ہو سکتا ہے نماز میں اسے کچھ معاملہ پیش آ جائے جس کو صحیح کرنے کی اس میں قدرت نہ ہو، لیکن جو کامل فقہ والا ہے وہ صحیح کر لے گا.

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو نماز میں امامت کے لیے باقی صحابہ سے مقدم کیا حالانکہ صحابہ میں کئی ایك ان سے بھی زیادہ حافظ اور قاری تھے.

اور وہ حدیث کا جواب یہ دیتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے زیادہ حافظ و قاری ہی افقہ یعنی زیادہ فقیہ تھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

" اگر وہ قرآت میں سب برابر ہوں تو پھر سنت کا سب سے زیادہ عالم "

اس بات کی دلیل ہے کہ مطلقا زیادہ قاری و حافظ ہی مقدم ہو گا.

دیکھیں: الشرح مسلم للنووی (5 / 177).

چنانچہ نووی رحمہ اللہ تعالی کی اگرچہ ان کے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے استدلال حدیث میں ان کی مخالفت کی ہے، لیکن ان کی کلام کا اعتبار اس اساس پر ہے کہ صحابہ کرام میں کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو قرآت اور قرآن مجید کا اچھی طرح حافظ ہو اور اسے شرعی احکام کا علم نہ ہو، جیسا کہ آج کے ہمارے دور میں اکثر لوگوں کی حالت ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر ان دونوں میں سے ایك شخص نماز کے احکام کا زیادہ علم رکھے، اور دوسرا شخص نماز کے علاوہ باقی دوسرے معاملات میں زیادہ علم رکھتا ہو تو نماز کے احکام جاننے والے کو مقدم کیا جائیگا.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 19).

مستقل فتوی کمیٹی کا کہنا ہے:

.... جب یہ معلوم ہو گیا تو پھر جاہل شخص کی امامت صحیح نہیں الا یہ کہ امامت کا اہل شخص نہ ہونے کی صورت میں وہ اپنی طرح جاہل لوگوں کی امامت کرائے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (1 / 264).

دوم:

ہمیں سوال کی سمجھ نہیں آئی کہ اس سے کیا مراد لیا جا گیا ہے، اور " الا اللہ " کے اکیلے الفاظ کوئی ذکر اور دعاء نہیں، اور نہ ہی شریعت میں کسی دعاء اور ذکر میں الا اللہ کے اکیلے الفاظ وارد ہیں، بلکہ یہ الفاظ تو دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر آئے ہیں مثلا:

" لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد ، وهو على كل شيء قدير "

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریك نہیں، اسی کی بادشاہی اور تعریف ہے،

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے.

اس کے علاوہ بھی بہت سی دعاؤں میں یہ الفاظ آئے ہیں.

واللہ اعلم .